تحفۃ الالمعی

شرح

سنن الترمذی

جلد ہفتم

افادات

حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ

محدث دار العلوم دیوبند

ترتیب

جناب مولانا حسین احمد صاحب پالن پوری

فاضل دار العلوم دیوبند

زمزم پبلشرز

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى

تُحفۃُ الالمعی

شرح

سُنَنِ التِّرمذی

جلد ہفتم

افادات

حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ

محدث دار العلوم دیوبند

ترتیب

جناب مولانا حسین احمد صاحب پالن پوری

فاضل دار العلوم دیوبند

ناشر

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد اُردو بازار، کراچی

کتاب کا نام ــــــــ تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی جلد ہفتم

تاریخ اشاعت ــــــــ دسمبر ۲۰۰۹ء

باہتمام ــــــــ احباب زمزم پبلشرز

سرورق ــــــــ احباب زمزم پبلشرز

مطبع ــــــــ احباب زمزم پبلشرز

ناشر ــــــــ زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی

فون: 021-32760374

فیکس: 021-32725673

ای میل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com

ملنے کے دیگر پتے

- مکتبہ بیت العلم، اردو بازار کراچی۔ فون: 32726509
- دار الاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور
- مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ
- مکتبہ علمیہ، علوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

Madrassah Arabia Islamia
1 Azaad Avenue P.O Box 9786-1750
Azaadville South Africa
Tel : 00(27)114132786

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park London E12 5QA
Phone: 020-8911-9797

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 Halliwell Road, Bolton Bl1 3NE
U.S.A
Tel/Fax : 01204-389080

AL FAROOQ INTERNATIONAL
68, Asfordby Street Leicester LE5-3QG
Tel : 0044-116-2537640

بَلَى، إنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، وَإنَّهُ لَاظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيُخْرِجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحمداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلُ: احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ؟ مَاهٰذِهِ السِّجِلَّاتُ؟ فَقَالَ: فَإنَّكَ لَاتُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ، وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ، فَطَاشَتْ السِّجِلَّاتُ، وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْئٌ" هٰذَا حديثٌ حسنٌ غريبٌ.

حدثنا قُتَيْبَةُ، نَا ابنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ عَامِرِ بنِ يَحْيىَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ، وَالْبِطَاقَةُ: الْقِطْعَةُ.

بابُ افْتِرَاقِ هٰذِهِ الأُمَّةِ

امت میں گروہ بندیاں

یہ باب گذشتہ بحث کا آخری باب ہے، اور یہ باب بھی دفع دخل مقدر کے طور پر لایا گیا ہے، سوال یہ ہے کہ معتزلہ اور خوارج وغیرہ ایمان کو مرکب مانتے ہیں، اعمالِ صالحہ کو اس کا جز مانتے ہیں، اور مرتکب کبیرہ کو دائرہ اسلام سے خارج کرتے ہیں، اس کا کیا جواب ہے؟ یہ باب اس کا جواب ہے کہ یہ فرقے گمراہ ہیں، اس لئے ان کے اختلاف کا اعتبار نہیں، نبی ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ گذشتہ امتوں کی طرح اس امت میں بھی اختلاف ہوگا، اور ان میں سے ناجی صرف ایک فرقہ ہوگا، باقی سب جہنم میں جائیں گے، اس لئے ان کے عقائد اور ان کے خیالات کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں۔

حدیث (۱): نبی ﷺ نے فرمایا: یہود اکھتر فرقوں میں بٹ گئے، یا فرمایا: بہتر فرقوں میں، اور نصاری کی صورت حال بھی یہی رہی، اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی (یہ حدیث اعلی درجہ کی صحیح ہے)

حدیث (۲): نبی ﷺ نے فرمایا: ضرور میری امت پر وہ احوال گذریں گے جو بنی اسرائیل پر گذر چکے ہیں، چپل کے چپل کے ساتھ برابر ہونے کی طرح، یعنی گذشتہ امتوں کے احوال میں اور اس امت کے احوال میں سرمو فرق نہیں ہوگا، یہاں تک کہ اگر گذشتہ امتوں میں کوئی شخص ایسا ہوا ہے جس نے اپنی ماں سے برملا بدکاری کی ہے تو میری امت میں بھی ضرور ایسا شخص ہوگا، جو یہ حرکت کرے گا، اور بنی اسرائیل بہتر ملتوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر ملتوں میں بٹ جائے گی، سب فرقے دوزخ میں جائیں گے، ایک ملت کے علاوہ، صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ ایک ملت کونسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ما أنا عليه و أصحابي: وہ ملت جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگی۔

تشریح:

ا- یہ حدیث مُفَسَّر (اسم مفعول) یا مُفَسِّر (اسم فاعل) ہے یعنی واضح ہے، گذشتہ حدیث میں اُس ایک ملت کی تعیین نہیں کی تھی جو ناجی ہوگی، اس حدیث میں اس کی تعیین ہے، اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی صرف تحسین کی

ہے، کیونکہ سند کا ایک راوی افریقی امام ترمذیؒ کے نزدیک ضعیف ہے، مگر حقیقت میں یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ افریقی پر جو جرح کی گئی ہے وہ غلط فہمی کی بنیاد پر کی گئی ہے (تحفۃ الالمعی ۱:۳۸۴ میں اس کی تفصیل ہے)

۲- اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ امت گذشتہ امتوں کے نقش قدم پر چلے گی، عملی اور اعتقادی دونوں قسم کی خرابیوں میں، اپنی ماں کے ساتھ برملا بدکاری کرنے کا تذکرہ عملی خرابیوں میں یکسانیت کی مثال ہے۔ اور گروہ بندیاں اعتقادی خرابیوں کی مثال ہیں۔

۳- حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ: یعنی جس طرح ایک چپل دوسرے چپل کے برابر ہوتا ہے، پس یہ تساوی کی مثال ہے، اور بہتر اور تہتر کے اعداد تکثیر کے لئے ہیں، عربی میں سات، ستر اور سات سو کے اعداد تکثیر کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، تھوڑی تکثیر کے لئے سات، درمیانی تکثیر کے لئے ستر اور بہت زیادہ تکثیر کے لئے سات سو کا عدد استعمال کیا جاتا ہے۔

۴- اور سارے گمراہ فرقے جہنم میں جائیں گے مگر یہ جہنم میں جانا بطور خلود نہیں ہوگا، بلکہ اپنی گمراہی کی سزا پانے کے بعد یہ فرقے بھی اگر اسلام کے دائرے سے باہر نہیں ہوئے تو ناجی ہونگے، اور جہنم سے نکالے جائیں گے، اور ایک فرقہ جو جہنم سے بچ جائے گا وہ عقائد کی بنیاد پر بچ جائے گا، البتہ وہ بھی عملی کوتاہی کی وجہ سے جہنم میں جاسکتا ہے، مگر دونوں کی سزا میں فرق ہوگا، عقائد کی خرابی کی وجہ سے جہنم میں جانے والے کی سزا سخت ہوگی، اور عملی خرابی سے جہنم میں جانے والی کی سزا ہلکی ہوگی، مثلاً دو کپڑے ہیں: ایک پر نہ مٹنے والا داغ لگ گیا ہے اور دوسرا صرف میلا ہے تو دونوں کی دھلائی میں فرق ہوتا ہے۔

۵- اور صحابہ نے صرف فرقہ ناجیہ کی تعیین اس لئے پوچھی کہ وہی مقصود ومطلوب ہے، اسی کی پیروی کرنی ہے، گمراہ فرقوں سے امت کو کیا لینا ہے! ہاں علماء کے لئے ان کے احوال سے واقفیت ضروری ہے۔

۶- اور فرقہ ناجیہ اہل السنہ والجماعہ ہے، ما أنا عليه: سنت سے تعبیر ہے، نبی ﷺ کا جو طریقہ ہے وہی سنت ہے، اور سنت ہی حجت ہے، حدیث حجت نہیں، کسی حدیث میں حدیثوں کو مضبوط پکڑنے کا حکم نہیں آیا، تمام حدیثوں میں سنت ہی کو مضبوط پکڑنے کا حکم ہے، اور سنت اور حدیث میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے، حدیث: نام ہے ہر اس بات کا جو نبی ﷺ کی طرف منسوب ہے، اور سنت نام ہے: الطريقة المسلوكة في الدين: (دینی راہ) کا، پس وہ حدیثیں جو مخصوص ہیں یا منسوخ ہیں یا مؤول ہیں: وہ صرف حدیثیں ہیں، سنت نہیں، اور خلفائے راشدین کی سنتیں صرف سنتیں ہیں، حدیث نہیں، اور جو احادیث شریفہ مامور بہ ہیں وہ حدیثیں بھی ہیں اور سنت بھی...... اور ما عليه أصحابي سے مراد: اجماع امت ہے، ابن ماجہ اور ابوداؤد میں یہی حدیث دوسرے صحابہ سے مروی ہے، اس میں لفظ الجماعة ہے، یعنی نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ وہ ایک ملت جو ناجی ہوگی وہ کونسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: الجماعة:

یعنی جماعت مسلمین، اسی کا نام اجماعِ امت ہے، پس جس طرح فرقہ اہل قرآن گمراہ ہے بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، اسی طرح فرقہ اہل حدیث بھی گمراہ ہے، مگر دائرۂ اسلام سے خارج نہیں، اور برحق ملت صرف اہل السنہ والجماعہ ہیں، جو ائمہ اربعہ کی پیروی کرتے ہیں۔

[۱۸-] بابُ افْتِرَاقِ هٰذِهِ الأُمَّةِ

[٢٦٤١-] حدثنا الحُسَيْنُ بنُ حُرَيْثٍ أَبُوْ عَمَّارٍ، نَا الْفَضْلُ بنُ مُوْسَى، عَنْ مُحمدِ بنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هريرةَ، أَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "تَفرَّقَتِ الْيَهُوْدُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، أَو: اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَالنَّصَارَى مِثْلُ ذٰلِكَ، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً"

وفي الباب: عَنْ سَعْدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو، وَعَوْفِ بنِ مَالِكٍ، حَدِيْثُ أَبِيْ هُريرةَ حديثٌ حسنٌ صحيحٌ.

[٢٦٤٢-] حدثنا مُحمودُ بنُ غَيْلَانَ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ زِيَادِ بنِ أَنْعُمَ الأَفْرِيْقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: "لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِيْ مَا أَتَى عَلَى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً" قَالُوْا: مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ"

هٰذَا حديثٌ حسنٌ غريبٌ مُفَسَّرٌ، لَانَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حدیث (۳): نبی ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهُ فِيْ ظُلْمَةٍ: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا ہے (یہ آدھا مضمون ہے، دوسرا آدھا جو اس کا مقابل ہے چھوڑ دیا گیا ہے، اور مجموعہ سے مراد وہ مضمون ہے جو سورۃ الشمس (آیت ۸) میں آیا ہے: ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ یعنی نفس کو اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری الہام فرمائی، یہ الہام تکوینی ہے، چنانچہ قلب میں جو بدی کی طرف میلان پایا جاتا ہے اور جو نیکی کی طرف رجحان ہوتا ہے، یہ باتیں فطرت کا تقاضہ ہیں فألْقَى عليهم من نوره: پس اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا کچھ نور ڈالا، یعنی وحی کے ذریعہ انبیاء کی معرفت لوگوں کو اپنا دین اور اپنا علم پہنچایا، فَمَنْ أَصَابَهُ من ذلك النور اهْتَدَى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ: پس جس شخص کو اس نور میں سے حصہ ملا وہ راہ یاب ہوا، اور جو اس نور کو چوک گیا وہ گمراہ ہوا، یعنی ہدایت وضلالت انسان کا اختیاری عمل ہے، جس نے اللہ کے نازل کئے ہوئے دین کی پیروی کی وہ راہِ راست پر آیا،